اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکر ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۴۸ مطبوعہ ۲۸ - نومبر ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ جلد ۱۷

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ معہ محصولڈاک - عہ/ ۸
ایضًا دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر - عہ/ ۲
رر ایک شخص کے نام ۷ کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی - ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی -

ایڈیٹوریل

یہہ بھی نہائت مناسب معلوم ہوتا ہی کہ مسیح کے مصلوب ہونے اور تین روز بعد جی اُٹھنے کے مُعجزہ عظیم کو زیادہ تفصیل کے ساتھ لکھنے سے پہلے ہم اُن لوگوں کی مخالفِ مِیل باتوں اور تعلیموں کا بھی مختصرًا ذکر کریں - جنہوں نے انسانی شُبہات اور گرداب عقل میں مبتلا ہوکر اپنی نرالی تعلیم اور خیال اِس تواریخی صاف اور صریح ماجرے کی نسبت ظاہر کرنے میں بجز حُمق و ناکامی کچھ بھی حاصل نہ کیا - ہم ہرگز تسلیم نہیں کرتے کہ محمد عربی نے ہی مسیح سے چھ سو برس بعد اُسکی کفارہ بخش صلیبی موت کا انکار کیا اور اِس سنجیدہ حقیقت پر عمدًا یا سہوًا پردہ ڈالکر کروڑہا گنہگار بنی آدم کو حُصول نجات سے محروم رکھا بلکہ اُس سے پہلے تیسری صدی عیسوی کے قریب اور بعد بہت بدعتیوں کا ذکر تواریخ کلیسیا میں پایا جاتا ہی جنہوں نے چاہا کہ ہم عیسائی عقیدوں کو اپنی اپنی رائے کے مطابق بنائیں تاکہ ہمارا بھی کام اور نام ہو اور مسیح کے منکروں کی فہرست میں درج ہونے سے بھی محفوظ رہیں - ایسے مُعلّموں اور بدعتی فرقوں کا ظاہر ہونا عجیب بات نہیں بلکہ مسیح اور رسولوں نے پہلے سے ان باتوں سے ایمانداروں کو متنبہ کر دیا تھا - مشرقی فلاسفروں نے یوں ٹھہرایا کہ مسیح انسان نہ تھا اور نہ وہ انسانی بدن سے مجسّم تھا - اُسنے کچھ تکلیف نہیں اُٹھائی اور نہ وہ مرا - بعض نسطوریقی فلاسفروں نے یہہ قیاس کیا کہ عیسیٰ صرف آدم زاد تھا† بپتسما کیوقت ایئون مسیح اُسپر اُترا اور بوقت مصلوبیت اُس آدم زاد عیسیٰ کو چھوڑ گیا یعنی فی الواقع مسیح کو کچھ تکلیف نہ ہوئی اور نہ وہ مرا اور بھی بعض بدعتی وقت بوقت نمود ہوئے جنکا ذکر باعث طوالت ہی لیکن یہہ بخوبی ثابت ہوگیا کہ محمد عربی کا خیال مسیح کی نسبت ایسے ہی اشخاص کے اقوال و خیالات کی مثال ہی کیونکہ جب قریب تر مُلک و زمانہ کے لوگ مسیح کی بابت ایسے پریشان اور خلاف الہام قیاس رکھتے تھے تو محمد کا ۶ صد عرصہ دراز کے بعد ایک عرب جیسے مُلک میں یہہ تعلیم دینا کہ عیسیٰ محض ایک انسان تھا اور وہ نہ صلیب دیا گیا نہ قتل کیا گیا کچھ تعجب خیز نہیں معلوم ہوتا ہاں اگر وہ الہامی نبی ہوتا تو بیشک نبیوں اور رسولوں کے کلام کے مطابق تعلیم دیتا اور قدیم فیلسوفوں اور بدعتیوں کے قیاسات باطل کا پیرو نہ ہوتا لیکن دریں صورت جو حوصلہ کہ عربوں کے ہادی و نبی بننے اور ایک نئے مذہب کو جاری کرنیکا تھا اُسمیں کامیاب نہ ہوتا - خیر اب ہم قدیم بدعتیوں فلاسفروں اور اُنکے زمرہ میں محمد عربی کو چھوڑ کر پھر بر سر مطلب آتے ہیں - عہد عتیق میں انبیاء سابق نے مسیح کی کفارہ آمیز موت اور پھر جی اُٹھنے کا ذکر اکثر مقاموں میں کیا ہی لیکن ہم پہلے خود اُسکے اقوال جو عہد جدید میں مندرج ہیں حق پسندوں کی خاطر لکھتے ہیں چنانچہ اُسنے کہا کہ " جسطرح موسیٰ نے سانپ کو بیابان میں بلندی پر رکھا اُسی طرح سے ضرور ہی کہ ابن آدم بھی اُٹھایا جائے " یوحنا ۳ - ۱۴ ، پھر ضرور ہی کہ میں یروسلم کو جاؤں اور بزرگوں اور سردار کاہنوں اور فقیہوں سے بہت دُکھ اُٹھاؤں اور مارا

† نوٹ ان کی اور محمد کی رائے مسیح کی نسبت قریب یکساں معلوم ہوتی ہے

جاؤں اور تیسرے دِن جی اُٹھوں"۔ متی ۱۶-۲۱-اور مرقس ۸-۳۱ و لوقا ۹-۲۲ +

پھر فرشتے نے جو مسیح کی قبر پر بیٹھا تھا اُن عورتوں سے جو خوشبو لیکر حسب دستور یہود تیسرے دِن قبر پر آئیں کہا کہ "یاد کرو کہ ہنوز جب وہ جلیل میں تھا تم سے کیا کہا تھا کہ ضرور ہے کہ ابن آدم گنہگاروں کے ہاتھ میں حوالہ کیا جائے اور صلیب دیا جائے اور تیسرے دِن اُٹھے" لوقا ۲۴-۶ و ۷- آیات پس اِن انجیلی صاف اور صریح بیانوں سے اُسکا مصلوب ہونا اور تیسرے دِن جی اُٹھنا اسقدر ظاہر ہے کہ اُسکے مقابلہ میں بدعقیوں کے خیالات و اقوال وزن میں پاسنگ کے برابر بھی نہیں ہو سکتے ॥

آریوں کو ذات سے خارج کرنیکی نسبت نامہ نگار شُور پچھوری نے کوہ نور ۱۳ نومبر میں ایک آرٹیکل بعنوان "ہاں اے صاحبان سناتن دھرم وآریہ ایک نظر ادہر بھی" بڑا طول طویل لکھا ہے جسمیں راقم نے اُس پھوٹ اور نفاق کا جو سوامی دیانند کی تعلیم سے پیدا ہوئے مفصل بیان کرکے یہہ رائے ظاہر کی ہے کہ فی الحال ذات سے خارج کرنیکے بجائے آریوں کو سمجھایا اور راہ راست پر لایا جائے شاستر ارتھ کرکے مورتی پوجا کو اُنپر ثابت کیا جائے وغیرہ پھر بھی اگر نہ مانیں تو بیچوری خارج کرنا ہوگا۔ راقم بصورت اخراج دیانندیاں خائف ہیں کہ ایسا کرنیسے معزز قوم ہنود کمزور ہو جائیگی صاحب کوہ نور کی رائے بھی قریب ایسی ہے۔ مگر یاد رہے کہ لاکھ شاستر ارتھ ہو ہزار سناتن دھرم والے کوشش کریں اور ویدوں سے مورتی پوجن (جو اُنمیں واقعی موجود ہی) اُنپر ثابت کریں وے ایک نہ مانینگے۔ کیا القول کوہ نور ابھی جودھپور میں مابین ٹھاکر پرشاد آریہ اور سری رام شاستری مباحثہ ہونے میں موخرالذکر پنڈت نے وید کی رچا سے مورتی پوجن کو ثابت نہیں کر دیا جسکو سُنکر مقدم الذکر آریہ صاحب خاموش ہو گئے اور جواب دیا تو یہہ دیا کہ جو صورت مورت کی بنائی جاتی اُسکا کچھہ ذکر نہیں ہے پس اِس شاستر ارتھ کا کیا نتیجہ ہوا کیا ٹھاکر پرشاد بت پرستی کے قائل ہو کر سناتن دھرم میں آگئے ہرگز نہیں جو آدمی قائل ہونا نہیں چاہتا اُسکو کسی دلیل سے قایل کرنا محال ہے- بیشک آریوں کو ذات سے خارج کرنے میں قوم ہنود کمزور ہو جائیگی مگر آریہ لوگ ہرگز اس دھمکی سے ڈرینگے اور اِس روشنی کے زمانہ میں اِس قبیح بت پرستی کو جسکی بطالت موجودہ علمی واخلاقی ترقی کے باعث اظہر من الشمس ہو گئی ہے مطلق منظور نہ کرینگے۔ اور اگر بفرض محال تمام ہندوستان کے اہل ہنود بالاتفاق اُنہیں قطعاً ذات سے خارج کردیں تو بجائے اسکے کہ وے پست ہوں۔ یہہ اُنکے لئے ایک اور عروج پذیر سیڑھی پر چڑھ جانیکا باعث ہوگا یعنی جیسا کہ وہ ابھی تک صرف تقریر و تحریر کے ذریعہ ظاہر کررہے ہیں کہ ذات کچھہ چیز نہیں ہے اور اُسکو نہ ماننا چاہئے وے عملاً کر دکھائینگے اور مختلف ذات کے آریہ سب ایک ذات میں شامل ہو جائینگے اور اگر وید سے ثابت کیا جائیگا کہ اُنمیں مورت پوجنے اور بنانے کا حکم ہے تو کچھہ تعجب نہیں کہ وے لوگ برہمو سماج والوں کیطرح وید کو بھی الوداع کہکر صرف عقلی مذہب پر چلنے لگیں گے مگر محال ہے کہ وے متفق ہو کر سناتن دھرم کی افراط و تفریط کو جو حقیقت میں حضرات برہمنوں کی کارسازی ہے پھر کر قبول و منظور کریں مثل مشہور ہے کہ ہاتھی کے دانت باہر نکلنے کے بعد پھر اندر نہیں جا سکتے +

ہمارے معزز ہمعصر اخبار عام شادی بیوگان کے اُس مقدمہ کی نسبت جو مدراس میں ایک برہمن نے ایک بیوہ سے بیاہ کرلیا اور مندر کے پجاری اُسکو مندر میں آنے سے مانع ہوئے۔ یوں تحریر فرماتے ہیں کہ برہمن مذکور کو نالش کرنے پر ڈسٹرکٹ جج کی عدالت سے ڈگری ملی لیکن ہائی کورٹ میں آنریبل مسٹر جسٹس ستو سوامی آیر نے یہہ کہکر کہ اگرچہ شادی بیوگان خلاف شاستر نہ ہو لیکن یہہ رسم لوگوں میں جاری نہیں ہے لکھے ہوئے قاعدہ کی اجازت سے مروج طریقہ کا زور بڑھکر ہے ڈسٹرکٹ کورٹ کے فیصلہ کو اُلٹا دیا اسپر وہ جماعت اہل ہنود جو شادی بیوگان کے لئے قائم ہے بہت ناراض ہو گئی ہے اور اُسکے ممبروں نے ایک کمیٹی میں یہہ بات فیصل کی ہے کہ لکھے ہوئے دستور کا حکم مروجہ رسوم کے احکام سے زیادہ تر وزن کے قابل ہے اسلئے اِس کمیٹی کے لوگ جسٹس موصوف کے فیصلہ کے مخالف ہیں اور یہہ کوشش کر رہے ہیں کہ یہہ مقدمہ دور تک چلے۔ اسپر صاحب عام یہہ رائے دیتے ہیں کہ اِس بات پر زیادہ جھگڑا نہ اُٹھے تو بہتر ہے اِس کمیٹی کی تحریک سے یہہ مقدمہ طول کھینچیگا اور نتیجہ یہہ ہوگا کہ ہندوؤں میں مخالفت کا جوش زیادہ بھڑکیگا جو ہر طرح باعث خرابی ہے فقط ہم اِس مقدمہ میں ہمعصر موصوف کی رائے سے موافقت نہیں کرتے معلوم ہوتا ہے کہ جسٹس موصوف اُن لوگوں کے ہم خیال ہیں جنکی نسبت خداوند مسیح نے فرمایا کہ "تم اپنی روایتوں سے خدا کے حکم کو باطل کرتے ہو" اور ناراض کمیٹی حق پر ہے اگر یہہ مقدمہ طول کھینچے تو بہتر ہے کہ بالآخر امر حق جلد ظاہر ہو کر یہہ رسم مجسم ظلم بر بیوگان اہل ہنود میں سے موقوف ہو جائے اور لاکھوں کھا بوائیں جو اِس رسم کے حامیان کی جان کو رو رہی ہیں اور اسکے باعث ہزارہا اسقاط و خودکشی اور خُفیہ زناکاریاں دنرات ہوتی ہیں موقوف ہو کر بیرحم رسم پرستوں کے پنجہ ظلم سے رہائی پاکر باآرام و خوشی اپنی زندگی بسر کریں۔ صاحب عام مخالفت کا جوش بھڑکنے سے خائف نہ ہوں رفتہ رفتہ مخالفت دور ہو جائیگی اگر اِس وقت میں یہہ ضروری بلکہ اشد ضروری امر طے ہو کر مروج نہ ہو تو پھر کب ہوگا +

پُل تواریخ

خدا کا شکر ہو کہ انگلستان میں ولیبر وِکلف اُس تمام پوپی جور وجفا کو ملزم و مُتہم کرنے کے لئے موجود ہوا - اور اب خواہ وہ ریچو السم کا بھیس بدلے یا لوپری کا نگلنے والا دہن حاصل کرے ہرگز غالب اور فتحیاب نہ ہوگی - خدا نے وِکلف پر ایسی مہربانی کی کہ وہ اپنے بستر پر لُوتھر کے موافق معمولی موت سے فوت ہوا لیکن اُسکی وفات کے بیالیس برس بعد ایک رومی بشپ نے شہر لٹر ورتھ میں اُسکی ہڈیاں کُھدوا پھینکیں - اُسکی ہڈیا جلائی گئیں افسوس کہ جب زندہ انسان سے انتقام نہیں لے سکتا تو دین باطل اُسکی ہڈیاں جلا کر اپنا دل ٹھنڈا کرتا ہے - اس چودھویں صدی میں اَور بھی سرگرم و دیندار لوگ اس دنیا میں موجود تھے چاسر صاحب انگریزی شاعر نے اپنی تصنیف کنٹربری پلگریمیج میں پوپی ایجادوں کی تردید کی - اور ڈینٹی صاحب اٹلی کے مشہور شاعر نے پوپوں کے ظلم وجفا کا مقابلہ کرنے میں جلاوطنی میں زندگی کاٹی - پس عہد جدید کی وہ کتاب جسکا وکلف نے ترجمہ کیا کہاں سے آئی؟ یہہ عقیدہ کہ کوئی حقیقی مسیح جسکا مخالف و مُدعی پوپ تھا کہاں سے آیا؟ کیا یسوع دُنیا میں کبھی موجود نہیں ہوا؟ کیا مسیحی دین آفتاب کی پُرانی کہانی سے ایک نئی صورت میں بدلا گیا ہے؟ لازم ہے کہ اب ہم پھر پس پا سفر کریں اور دیکھیں کہ مسیحی دین جان وکلف کی محراب سے تواریخی پُل کی پچھلی محراب پر موجود تھا کہ نہیں ✤ ح ع-س

مُراسلات

تاریکی و روشنی

وائے تاریکی! تو نے روئے زمین کو چھپا دیا - اپنے دامن تلے دبا لیا - جہان وجہانیان کو اپنا غلام بنا لیا - ہائے انسان! تو نے غضب کیا اِس غلامی کو آزادی اور اِس دامن کو دامنِ امن وآسائش سمجھ لیا - وائے ظلمت! تو نے چشمہائے دل کو تو اندھا کیا ظاہری بصارت کو بھی کھو دیا قدرت نے صدہا سامان پیدا کئے - صنعت نے ایسے امورات اپنے ذمہ لئے کہ مخلوق اپنے خالق کی جانب رجوع کرے - یہہ گُم گشتہ انسان اپنی راہ پیدا کرے - پر - ہائے - کہاں وہ تو چادر تانے پڑا سوتا اور کروٹ تک نہیں بدلتا ہے - خبردار یہہ شب شبِ فرحت نہیں شبِ ظلمت ہے! جسکا نتیجہ ہلاکت ہے - آرام کے لئے یہہ رات کی تاریکی نہیں یہہ تیرے گناہوں کی تاریکی ہے خواب غفلت سے بیدار ہو ذرا خیال کرو - روس - سویڈن ناروے کے شمالی جانب مہینوں دِن نہیں نکلتا - کیا وہ لوگ مہینوں کام نہیں کرتے اور پڑے سوتے ہیں؟ نہیں ہرگز ایسا نہیں - ایک روشنی ایسی نمودار ہوتی جسے زرورا کہتے ہیں کہ کام کاج کے آدمی اپنے کاروبار بآسانی انجام دے سکتے ہیں اور جسمانی پرورش بخوبی کر سکتے ہیں اِس اندھیری رات میں بھی یعقوب کے گھر کا ستارہ اُفق پر نمودار ہے جو تمہاری رہبری کرنیکو تیار ہے - تمکو بخوبی یاد ہے کہ جب قطب نما و قبلہ نما وغیرہ آلات نہ تھے تو جہازراں و دیگر مسافران سیاروں کی رفتار سے اپنی راہ پیدا کرتے تھے اور منزلِ مقصود تک جا پہنچتے تھے - ای آوارگان راہ ضلالت و ای روندگان طریق ہلاکت - اِس ستارہ پر نظر ڈالو تو آسمانی راہ کو پاؤ گے ✤

راقم علی بخش بورڈنگ سکول بٹالہ

جناب ایڈیٹر صاحب -

تسلیم میں یہہ چند سطریں شراب کے بارہ میں آپکی خدمت میں پیش کرتا ہوں - براہ مہربانی انکو درج اخبار کریں تاکہ عوام کو فائدہ ہو ✤

شراب خانہ خراب کے نقصان

ای شراب خانہ خراب خدا تیرا ستیاناس کرے تیرا مُنہہ کالا کرے اس دُنیا سے تجھکو نکالکر بحر فنا میں غرق کرے شہر کے لڑکے تیرے سر پر راکھ وخاک اُڑا کر تجھکو شہر سے باہر نکال دیں - خدا تیرے عاشقوں کی دلی آنکھوں کو کھولے تا کہ وے تجھکو طلاق نامہ لکھ دیں - یا اُنکو سیدھی راہ دکھا کر راہ راست پر لا دے - یا لقمہ نہنگ بنا دے تا کہ تیرا تخم بھی دُنیا سے اُٹھ جاوے - تو جو کہ دنیا میں ایسے ایسے فتور مچاتی ہے کہ جنسے عقل حیران ہو کر چکر میں آتی ہے - تجھکو شرم نہیں آتی کہ توریت تیری مخالفت کرتی - زبور تجھکو سخت سُست کہتی انبیا تجھکو ملامت کرتے - انجیل مقدس سراسر تیری بربادی و بیخ کنی کی جویان ہے - ماسوا اسکے دیگر مذہب کی کتابیں و اُنکے حقیقی پیر - تجھکو جوتیاں ہی دکھاتے ہیں - خدا جانے کہ تو نے کس بے حیائی کا نقاب ڈالا ہے کہ تجھکو ایک نہیں لگتی نہ تجھکو کسی کی عزت کا پاس نہ کسی کی شرم نہ چھوٹے بڑے کا ادب حرام وحلال تک کی تجھکو پہچان بھی نہیں - وہ کار نمایاں کرتی ہے کہ جنکے لکھنے سے قلم عاری ہے - دولت تو تو بادگرد کیطرح اُڑاتی اور آدمی کی طاقت کو تو گھاس کیطرح کھاتی ہے - ہے تو تو بڑی مکّارہ پہلے اپنی سرخی وسفیدی کو شیشہ میں ہو کر یوں دکھاتی کہ جیسے لعل بدخشاں جس سے کہ تیرے عاشقوں کا دل مُفت ہاتھ سے جاتا ہے - لیکن جب کسی قسمت کے مارے نے جام لیا تا کہ کچھ مزہ چکھے - پھر تو وہ حضرت نہ دین کے رہے نہ دُنیا کے - جو مُنہہ میں آیا بر سر بازار کتّے کی طرح لگے رونے - اور ذرہ جوش میں چل نالی کے بیچ بُرا حال ہو کے دہاڑے - سر پر خاک کپڑوں کو بھی پہنکر دھبا لگایا - دیکھنے میں تو لگا بھگت لیکن لچھن شیطانی نہ صرف اسی پر بس طرفہ یہہ کہ شہر کے مرے مرے کتّے آکر بوسہ لیں - مکھیاں چوموں سے دل خوش کریں آپ بھی حضرت بڑے مزے سے اِس محبت وپیار کا لطف اُٹھا رہے ہیں - لوگوں کی لعن طعن مُسکرا دیتے ہیں -

واہ رے کمبخت تیرا کارشیطانی وہ دولت جو کسی بھلے مانس کی زندگی میں اُسکو کسی تکلیف و مصیبت کیوقت فائدہ پہنچاتی اب تو نے اُسکو اُگلوالیا وہ تو اب رہے جوتیاں چٹخاتے - دربدر گھومتے ہیں کوئی پاس تک پھٹکنے نہیں دیتا - دُور سے آتے دیکھکر لوگوں کو لوٹے و تھالی کی فکر پڑ جاتی ہی - کیا کریں جانتے ہیں کہ کہیں شراب کی نذر نہ ہو - شرابی تو در کنار اب چور بھی بنا دیا - کہیں کسی چوری میں پکڑے گئے تو اور ہی چوڑیاں پہنا دیں - برس چھ مہینے جیل کی روٹیاں توڑیں - وہاں سے نکلے تو پھر وہی لچھن جب یار کی شکل دیکھی تو مُنہہ میں پانی بھر آیا غرض کسی نہ کسیطرح اسکو پھر بغل میں لیکر دل خوش کیا - لعنت ہی ایسی خوشی پر حیف ہی ایسے یار کی محبت پر جو دین دُنیا دونوں سے گنوا دے - باپ دادے کے نام کو اُنکے نوجوان لڑکوں سے جو تیری محبت میں گرفتار ہوئے تو وہ وہ دھبے لگواتی ہی کہ تمام عمر دھوتے دھوتے عاجز ہو جائیں مجال ہی کہ ایک داغ بھی چلا جائے - تمام دُنیا میں بدی سے انکو مشتہر کر دیتی ہی - کہ یہ فلان صاحب کے صاحبزادے میرے غلام ہیں اتفاق سے اگر کسی دوسرے شہر میں مانگتے تانگتے چلے بھی گئے تو دو تین دن تک تو خوب بنا وٹی پارسائی ظاہر کی ہفتہ دو ہفتہ تو خوب گلچھرے اُڑائے جب میاں کی قلعی کھلنے لگی تورات ہی کو اُلٹے پاؤں پھرے کپڑے اُتار بغل میں اور جوتیاں ہاتھوں میں لئے تاکہ کوئی آہٹ سے جاگ نہ جائے - حضرت رفو چکر ہوئے - صبح کو معلوم ہوا کہ کسی کے دو پیکے چار روپئے لیکر راہی ہوئے - نام ہوا کہ جی فلان اہلکار کے بیٹے یا کسی بابو صاحب کے نانی ہیں - غرض یوں بزرگوں کے نام کو بھی بٹا لگا یا خود بدنام ہوئے دوسروں کو بدنام کیا - ماسوا انکے مفصلہ ذیل کے نقصانات اِس شراب خانہ خراب کی مہربانی سے اسکے یاروں کو نصیب ہوتے ہیں - بلادت ذہنی وضعف قوائے استرخائے اعضا سکتہ - مرگ اتفاقی - بدن کا سُست ہو جانا رعشہ کی زیادتی سرسام - فالج اسہال وغیرہ خیر اتنے ہی کافی ہیں سمجھنے والا تو ایکہی سے نصیحت حاصل کر سکتا ہی - ناظرین یاد رکھو کہ اسنے بادشاہتوں کو اُجاڑ دیا - نوجوانوں کو خاک کیا سلطنت کو برباد بادشاہت کو بگاڑ دیا جسے سلطنت کی بربادی و بیخ کنی کی تدبیریں نہ آتی ہوں سو اِس سے پوچھے - خدا نہ کرے کہ اسکو کوئی اپنا مشیر بنا وے +

ای شرابیو اُٹھو غفلت کی نیند سے آنکھ کھولو سلیمان کی نصیحت کو سُنو اور سمجھو وہ یوں فرماتے ہیں کہ "جب مَے لال لال ہووے اور اسکا عکس جام پر پڑے اور جب وہ بہتے وقت اپنی خوبی دکھلاوے تو اُسپر نظر مت کر کہ انجام کار وہ سانپ کیطرح کاٹتی اور بچھو کیطرح ڈنک مارتی ہی" دیکھو امثال ۲۳ / ۳۱ و ۳۲ ارے آوُ گمراہو باز آؤ تم کا ہیکو پولوس رسول کے قول کے مطابق ہلاک ہو کر جہنم کے وارث ہوگے چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ "چور - لالچی - شرابی - گالی بکنیوالے - لٹیرے - خدا کی بادشاہت کے وارث نہ ہونگے" دیکھو ا - قرنت ۶ / ۱۰ +

اب میری و تمام مسیحی بھائیوں کی خدا سے یہی منت ہی کہ وہ اسکے شائقوں کو اِس گمراہی سے پھیر کر مسیحی محبت کا جام پلا دے جس سے اُنکا دونوں جہان میں بھلا ہو - آمین

راقم سموئیل جیوا مبشر انجیل از لاہور

خیر مقدم

جلسہ بو تشریف آوری پادری بیٹمن صاحب

بمقام نارووال

بعد مدت کے لائے ہو تشریف
خوش تو ہو آپکا مزاج شریف

گذشتہ ماہ جون نارووال کے بزرگ پادری بیٹمن صاحب کو دفعتاً مسز بیٹمن کی سخت علالت کی وجہ سے انگلنڈ تشریف لیجانا پڑا - اسوقت نارووال اور علاقہ کی تمام کلیسائیں چشم پُرنم تھیں پیارے بزرگ کی کسیکو مفارقت منظور نہ تھی - سب زبان حال سے یہی کہہ رہے تھے -

جدائی تیری کسکو منظور ہی
زمیں سخت ہی آسماں دور ہی

لیکن بامر مجبوری جدائی منظور کرنی پڑی - خدا کے سپرد کر کے شب و روز دست بدُعا رہے - آخر خدا نے جو دُعاؤنکا سننے والا اور کسیکو مایوس نہیں کرتا - پھر اپنے گلہ پر جو بغیر ایک ظاہری چوپان کے ڈانوانڈول پھر رہا تھا پیارا خادم بخشدیا - کہ وہی بزرگ جنکا خیر مقدم ہمارا عنوان ہی ۹ تاریخ ماہ روان سوا الخیر شام کے سات بجے تشریف لے آئے - اول نارووال اور دوسری کلیساؤں نے دریائے راوی پر اُنکا خیر مقدم کیا - اور کوٹلی باجوہ میں وہاں کی کلیسیا نے بڑے تپاک سے سلام کیا - وہانسے جب آپ نارووال تشریف لائے - تو کلیسیا کیطرف سے بڑی گرمجوشی اور دلی الفت سے اُنکو ایک ایوننگ پارٹی دیگئی +

مشن ہسپتال میں جلسہ کا انتظام تھا - پادری صاحب موصوف کے مکان سے ہسپتال تک دو رویہ سیکڑوں چراغ روشن تھے - اور ہزاروں آدمی دیدار کے منتظر کھڑے تھے - جسوقت پادری صاحب تشریف لائے فوراً آتشبازی چھوڑی گئی - پھر ہسپتال کے صحن میں جہاں ایک عجیب مصنوعی شامیانہ بنایا گیا تھا - اور روشنی سے بقعہ نور ہو رہا تھا - آپ معہ مس کیچ پول و مس رائٹر تشریف فرما ہوئے - اندر گھستے ہی سامنے دیوار پر چراغوں سے ویل کم لکھا تھا - سامنے ایک سفید ململ کا پردہ تھا - جس سے ویل کم بذریعہ نور دیوار سے نکلا ہوا معلوم ہوتا تھا - جابجا فانوس آویزاں تھے - جسوقت صاحب موصوف اندر تشریف لائے - پھر آتشبازی چھوڑی

گئی۔ اُسوقت عجیب لطف ہوا۔ جب آتشبازی میں ہوا کے درمیان عمانوایل پڑھا گیا۔ جو چند منٹ تک دکھائی دیتا رہا۔ بین باجا اُسوقت نہائت عمدگی سے بج رہا تھا۔ جسمیں یہہ غزل گائی جا رہی تھی۔

میرا عیسیٰ ملامینوں خدایا۔
تیرے درتے میرے مالک میں آیا

اور صاحب موصوف ایک ایک عیسائی بھائی اور بہن سے ملاقات فرما رہے تھے۔ بعد اسکے صاحب موصوف کرسی نشین ہوئے۔ تمام صحن مسیحیوں سے پُر تھا۔ قریباً ۱۵۰ کے مسیحی ہونگے۔ گانے بجانے والوں نے اول ایک غزل ڈھولک و ستار کے ساتھ گائی جسکا مطلع یہہ ہے۔

آئی بہار دوستو تازہ بتازہ نو بنو
حمد مسیح میں کچھ کہو تازہ بتازہ نو بنو

پھر ایک بھائی نے دعا کی۔ بعدہٗ کلام اللہ سے زبور پڑھا گیا۔ اُسکے بعد پھر ایک غزل گائی گئی۔ پھر ایک بھائی نے کھڑے ہو کر ایڈریس جو نظم میں تیار کیا گیا اور سُنہری لکھوایا گیا تھا پڑھا۔ جسکا جواب صاحب ممدوح نے نہائت خوش اخلاقی اور مسیحی محبت اور بیدانہ الفت سے آنسو بہا بہا کر دیا۔ جس میں ایک فقرہ اُنہوں نے یہہ بھی فرمایا۔ کہ "میں اسواسطے نارووال میں نہیں آیا کہ انگلستان میں کام نہیں ہے اور نہ اسواسطے کہ آپ لوگ مجھے چاہتے ہیں لیکن صرف اسلئے کہ آپ نے میرے لئے خدا سے دُعا کی۔ اور انگلستان میں کوئی نہیں جسنے میرے واسطے دُعا کی ہو۔ کہ میں وہاں رہکر کام کروں۔ مگر آپکی دعا کے وسیلے پھر خدا نے مجھے آپکو دیدیا"۔ اور یہہ بھی فرمایا کہ "میری میم صاحبہ (اگرچہ ہنوز بیمار ہیں) نے خوشی سے مجھے اجازت دی کہ میں اُنکی خدمت چھوڑ کر نارووال میں آکر خدا کی خدمت کروں"۔ پھر پادری صاحب نے دُعا کی۔ بعد ختم اسکام کے مٹھائی اور چاء تقسیم کی گئی۔ بعد بورڈنگ سکول اور دوسرے مسیحی بھائیوں کو کھانا دیا گیا۔ قریباً ۱۰ بجے جلسہ برخاست ہوا۔ مسیحی خوشی کا اظہار ہر ایک مسیحی کے بشرہ پر نمایاں تھا + (راقم رحمت مسیح واعظ نارووال)

امرتسر

۱۶- نومبر ۱۸۹۹ء

بتاریخ ۱۳- نومبر لیڈی لینسڈون و لیڈی لائل لاہور سے سپیشل ٹرین میں بوقت ۳ بجے شام تشریف لائیں۔ حکام ضلع سٹیشن پر استقبال کے لئے حاضر تھے۔ سٹیشن سے شہر میں تشریف لاکر اول لالہ گاگرمل صاحب کا کارخانہ قالین ملاحظہ کیا۔ بعد ازاں زنانہ مدارس۔ مس ہیولٹ صاحبہ کا زنانہ شفاخانہ۔ اور الگزنڈرا مشن سکول کا معائنہ کیا۔ اور شام کو بوقت ۶ بجے اُسی خاص ٹرین میں واپس لاہور تشریف لے گئیں +

اسی روز بوقت ½ ۶ شام ٹاؤن ہال میں بابو پرتاپ چندر موزمدار نے انگریزی زبان میں لکچر دیا۔ مضمون لکچر یہہ تھا۔ "زندگی کا درخت"۔ بابو صاحب موصوف بابو کیشب چندر سین مرحوم کے جانشین ہیں۔ اور برہمو سماج کے مسلّمہ ہادی ہیں۔ انگریزی زبان میں بڑی دسترس رکھتے ہیں۔ فصاحت اور بلاغت میں نہ فقط ہندوستان میں بلکہ انگلنڈ اور امریکہ میں بھی عالی درجہ کے لسان سمجھے جاتے ہیں دو۲ دفعہ ولائت و امریکہ اور ایک دفعہ کُل دُنیا کے گرد سفر کر آئے ہیں +

امرتسر کے تمام مشنری صاحبان لکچر سُننے کے لئے موجود تھے۔ الفاظ مضمون سے یہہ اُمید تھی کہ لکچرار صاحب اُس زندگی کے درخت کا ذکر کرینگے۔ جسکا بیان بائبل میں ہے۔ مگر بابو صاحب نے انسان کی زندگی کو درخت کی زندگی کے ساتھ تشبیہ دیکر اپنا لکچر بیان کیا خلاصہ لکچر یہہ تھا کہ دیکھو نیچر میں ایک درخت کیسی خوبصورت چیز ہے۔ اُسکی جڑیں زمین کے اندر چھپی ہیں۔ رات دن سردی اور گرمی مینہہ اور دھوپ آندھی اور ہوا میں برابر کھڑا ہے۔ اور برابر بڑھے جاتا ہے۔ اُسکے پتے اور پھل کیسے خوبصورت ہیں۔ پرانے پتے گر جاتے ہیں اور نئے پیدا ہو جاتے ہیں۔ ہر سال مرجاتا ہے۔ اور پھر جی اُٹھتا ہے۔ موت سے زندگی حاصل کرتا ہے۔ پتّوں کے رنگ کسطرح سے بدلتے رہتے ہیں۔ اور یہی حال انسان کی زندگی کا ہے۔ جسطرح درخت۔ پانی۔ ہوا۔ اور دیگر اشیا کو اپنے اندر تحلیل کرکے۔ پتے۔ لکڑی۔ اور پھل پھول پیدا کرتا ہے۔ یعنی جو چیزیں کہ وہ کھاتا ہے۔ اُن کی صورت بدل کر پتے۔ پھل پھول بنجاتے ہیں اسی طرح انسان کو ہونا چاہئے کہ نہ فقط اسکا جسم اور جسمانی طاقتیں ترقی کریں۔ بلکہ روحانی طاقتوں میں انسان کو ترقی کرنی چاہئے۔ ہمارے چاروں طرف روحانی غذا اور قوتوں کے سامان موجود ہیں۔ عقل۔ دانائی۔ راستبازی۔ پاکیزگی۔ روحانی زندگی کے نمونہ کثرت سے موجود ہیں انسان مادّی نہیں ہے۔ اصل روح ہے۔ اور چاہئے کہ روح کے اندر زندگی آئے۔ اور روحانی زندگی میں انسان درخت کیطرح بڑھتا جائے لکچرار صاحب نے بڑی دلسوزی۔ اور سنجیدگی کے ساتھ افسوس ظاہر کیا کہ جسم کی پرورش کے سامان مہیّا کرنے کے واسطے بہت کوشش کی جاتی ہے۔ مگر روحانی زندگی بھوکھ اور پیاس سے ہلاک ہوتی جاتی ہے +

مضمونِ لکچر سے ظاہر ہے کہ بابو صاحب نے بڑی مؤثرانہ تشبیہات سے اِنسان کو روحانی زندگی کیطرف مائل ہونے کی ترغیب دی ہے۔ اور جو کچھ کہا نہائت درست اور راست ہے مگر سوال یہہ پیدا ہوتا ہے کہ انسان کے اندر روحانی زندگی کسطرح پیدا ہو۔ جسطرح درخت کے واسطے بیج کا بونا ضرور ہے۔ اسیطرح اِنسان کی روح کے اندر کسی بیج کی ضرورت ہے جو انسان کے اندر اول بویا جائے اور پھر بڑھے اور پھل لائے۔ وہ بیج کہاں ہے اور کون ہے؟۔ اے ناظرین یہہ سوال آپ کے سامنے بھی پیش ہے اگر آپ روحانی زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس بیج کو دریافت کرو اگر زمین کے اندر

بیج نہ ڈالا جائے اور کاشتکار اپنے کھیت کو تمام سال پانی دیئے جائے تو اُسکی تمام کوشش لاحاصل اور بے سود ہوگی- اسیطرح انسان کا حال ہے- بہت لوگ نیک بننے کی کوشش تو کرتے ہیں- اور دل میں مصمّم ارادہ رکھتے ہیں- مگر کچھ ترقی نہیں کرتے- وجہ اسکی یہی ہے کہ دل کے اندر بیج موجود نہیں- اسیواسطے نہ کوئی درخت پیدا ہوتا ہے اور نہ پھل پھول- زندگی بخش بیج خداوند مسیح ہیں جبتک وہ روح کے اندر نہ آئیں تبتک زندگی کہاں سے پیدا ہو- وہ فرماتے ہیں "زندگی کی روٹی میں ہوں- جب تک اُسے نہ کھاؤ گے روح کو ہرگز سیری حاصل نہ ہوگی" وہ پھر فرماتے ہیں کہ- آب حیات میں ہوں- جبتک اُسے نہ پیوگے روح کی پیاس کبھی نہ بجھیگی" +

راقم - ایم - ایل

منقولات

الفاظ "ہندو" اور "آریہ" کی بحث

تواریخ سے یہہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ ایک زمانہ میں ہندوستان سے مصر اور عرب کا بڑا بھاری سلسلہ قائم تھا- چنانچہ تاریخ فرشتہ میں لکھا ہے کہ خلیفہ ولید کے وقت میں جبکہ محمد قاسم ۷۱۱ء میں سندھ پر حملہ آور ہوا اسوقت ہندو مکّہ شریف اور مصر میں تیرتھ کو جایا کرتے تھے (جیسا کہ فی زمانہ ہندوستان کے اہل اسلام کربلائے معلیٰ اور کعبۃ اللہ میں اور ہندو بدری ناتھ جی وغیرہ میں ہندوستان سے باہر جاتے ہیں) پس یہہ امر بدیہی ہے کہ اہالیان ہند وہاں جاتے تھے تو ضرور صدہا مرد و عورت اُس ملک میں ضعیفی خواہ خرچ پاس نہونے یا اِس اعتقاد سے کہ یہاں مرینگے تو نجات ہو جائیگی رہجاتے تھے- جو عورتیں ہندوستان کی وہاں رہیں وہ ہندیہ کہلاتی تھیں- چنانچہ امیر حمزہ کی فائلہ عورت کا نام ہندیہ تھا (دیکھو منتخب اللغات) پھر حضرت امیر معاویہ کی ماں کا نام ہندیہ تھا- اسلئے کہ ہندوستان کی عورتوں کے مشابہ سیاہ رنگ کی تھیں (دیکھو مثالسب) اب ہماری ایک دلیل اور سُن لیجئے- لغت بُرھان قاطع میں لکھا ہے- ذرا آنکھیں کھول کر (اگر علم کا مادّہ ہو تو) پڑھیئے- سومنات بالضم اول وفتح میم ونون بالف کشیدہ وہلات بتخانہ مہیبود شکست وبعض گویند کہ قریش منات را از مکہ گریزانیدہ بودند وازراہ دریا بدانجا آوردہ وسکون میم ہم گفتہ اند گویند این لغت ہندو یست کہ معرب شدہ یعنی فارسی گردیدہ وآن نام بتے بودہ- ترکیبی آن سومنات است- یعنی صفت نمونہ قمر- چہ سوم ہندی قمرا گویند ونات تعظیم ست انتہی کیوں مائی ڈیر- ویدک دیچے پتر- اور انکے گورو آریہ صاحب اب تو آپکی تسلی ہوئی حضرت یہہ اُن تحقیقاتوں کی باتیں ہیں جنپر مسلمانوں نے کروڑوں روپیہ خرچ کیا ہے- دیدہ عبرت کو کھول کر پڑھیئے کہ کیا مدلل تحقیقات اور تلاش تواریخ ہے- جس زمانہ میں یہہ کتابیں لکھی گئیں- آپ کیا آپ کے گورو گھنٹال سوامی جی بھی کہہ مرے ہیں کہ اُس زمانہ میں علم کی ایک چرمی کا رنگ دریافت کرنے میں سیر بھر سونا خرچ ہوتا تھا دیکھو سوامی دیانند جی کی تقریر مندرجہ اخبار شعلہ طور کانپور نمبرہ ۷ مطبوعہ ۱۱ فروری ۱۸۹۹ء) ایسے وقت میں علما نے تحقیقات اور تجربہ سے ثابت کر دیا کہ مسلمانوں کے بارہ سو برس پہلے حکیم افلاطون کیوقت سے ہندوستان کا ایک ملک انڈیا- اور اِس ملک کے باشندے ہندو کہلاتے تھے- اور اُنہیں کی دیکھا دیکھی مسلمانوں نے بھی جو اِس ملک کے فاتح تھے اِس سرزمین کو ہندوستان اور یہاں کے باشندوں کو ہندو کہا- اگر اب بھی آپکی تسلی نہوئی ہو تو ہم تخمیناً سوا دو ہزار برس پہلے کی سند پیش کرتے ہیں- دیکھو آستر* نبی کا صحیفہ جسمیں بزبان عبرانی یہہ لفظ لکھا ہے +

(ﭙ ﭠ ﭢ ﭣ) صحیفہ آستر نبی باب ۲- آیت ۱۱- اِس لفظ کے معنے بھی وہ بُرے معنے نہیں ہیں- جنپر آپ ادھار کھائے بیٹھے ہیں- اگر ہیں تو ہمکو کسی پُرانے لغت میں دکھلائے ورنہ آپ ہماری تحریر و نیز ایمان لاکر توبہ کیجئے- اور اِس پاکھنڈ کو چھوڑئے- کیونکہ تمام دلایل مندرجہ صدر سے ہم نے ثابت کر دیا کہ آپکے ملک کا نام ہندوستان اور آپ کا نام ہندو مسلمانوں کے یہاں آنے سے بارہ سو برس پہلے لوگ استعمال کرتے تھے- پھر آپکا مسلمانوں پر یہہ الزام لگانا کہ اُنہوں نے ہمکو براہ تحقیر ہندو کہا ہے سراسر لغو ہے اور جھوٹا بہتان آپ کے گورو گھنٹال نے اسلئے کھڑا کیا ہے کہ ہندو مسلمانوں میں خوب جوتی بیزار ہو- اور وہ رشتہ جو ہندوؤں نے بیٹیاں دے دے کر مسلمانوں سے پیدا کیا تھا شکست ہو جائے اور تمام ملک میں لولو دھتا دھتا کا غل مچ جائے اور انگلش آزادی

---

* نوٹ راجپوتانہ گزٹ کے ایڈیٹر و پروپرائٹر مولوی مراد علی صاحب ہوشیار کے اس مضمون کو جو رسالہ رہنما میں ہمارے پاس آیا تھا ہم نے دھرم جیون مطبوعہ ۱۰- نومبر سے نقل کیا ہے- اسمیں کچھ شک نہیں کہ اِس ملک کا نام ہندوستان اور اُسکے باشندوں کا نام ہندو ہے آریہ بیفائدہ حقیقت کے خلاف اس سے کتراتے ہیں مگر لائق معاف اپنے رہنما کی اس غلطی کی تصحیح کر دیجئے کہ آپ نے آستر نبی کی کتاب باب ۲- آیت ۱۱ لکھا- آستر کوئی نبی نہیں بلکہ ایک یہودی عورت جو اخسویرس کی ملکہ تھی اور لفظ ہندوستان پہلے باب پہلی آیت میں ہے یہہ آستر کی کتاب اِس لئے کہلاتی کہ اسمیں آستر ملکہ (یہودن) اور شاہ اخسویرس کا ذکر ہے جو ہندوستان سے کوش تک سلطنت کرتا تھا- اور ایک سو ستائیس صوبے اسکے عمل میں تھے- یہہ مسیح سے پانسو اکیس برس پہلے کا واقعہ ہے + ایڈیٹر

کی بدولت پھر ہماری سے جے کار ہو مگر یہہ خیالات آپکے اُس غوک (مینڈک) کے سے ہیں جو گائے کے کھُر میں بیٹھا ہوا غوغوں غوغوں کر رہا تھا اور کہتا تھا کہ میں بڑے سمندر میں بیٹھا ہوں۔ لیکن ذرا دیر بعد وہ چُلّو بھر پانی سوکھ گیا تو شکڑ کر رہگیا + دھرم جیون

معاملات جموں و کشمیر

اگر کوئی اہل الرائے یا انصاف پسند شخص بنظر غور معاملات کشمیر کیطرف توجہ کرے تو اسکو فوراً معلوم ہو جائیگا کہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید + وہاں کی رعایا برایا سے کونسل کا حُسن انتظام اور امن امان کی صورت دریافت کرنا چاہئے۔ ہر ایک صیغہ کا انتظام کونسل نے ایسا عمدہ کر دیا ہی کہ جسکا بیان طوالت رکھتا ہی ہاں وہ خودغرض اخبار نویس یا وہ لالچی بے وقوف وقائع نگار جو انصاف کو بالائے طاق رکھے بیٹھے ہیں اور خوشامد سے اپنا کام نکالا کرتے ہیں۔ یا وہ مرتشی اہلکار جنہوں نے ریاست کا خزانہ برباد کیا اور خوب لوٹا اپ پھر وہی سکھاشاہی دور کیا چاہتے ہیں۔ وہ ایسے ویسے لالچی اخبار نویسوں کو اپنی گرہ سے روپیہ بطور قرضہ وغیرہ دیکر اونہار لچ کو خوش کرکے اپنا دھندا چلایا چاہتے ہیں۔ البتہ ایسے اشخاص انتظام کونسل سے اگر ناخوش ہوں تو کچھ مضایقہ نہیں ہی + وہ لوگ جو مہاراجہ کشمیر کے معطل کئے جانیکا الزام گورنمنٹ پر لگاتے ہیں بڑی بھول دھول میں ہیں سراسر اُنکی ناواقفیت میں داخل ہی +

واقعی وہ لوگ سری مہاراجہ صاحب بہادر والئے جموں کے تجربہ اور عام عقل اور بھولاپن سے بالکل ناآشنا ہیں۔ اسواسطے بھی غلط فہمی اُن اخبار نویسوں اور اُن بیوقوف لوگوں کی ہی کہ وہ نہیں جانتے کہ مہاراجہ صاحب تو اسکام کے لائق نہیں ہیں۔ مدعی سُست گواہ چُست کا معاملہ ہی۔ اور اُن ناعاقبت اندیشوں کو اتنا بھی معلوم نہیں ہی کہ یہہ جو کچھ کیا مہاراجہ صاحب نے خود کیا ہی عادل رحم دل انصاف دوست برٹش گورنمنٹ کا اسمیں کچھ قصور نہیں ہی۔ اور اگر بالفرض مانا جائے کہ یہہ معاملہ کسی کی ترغیب سے معرض ظہور میں آیا ہی تو فرمائیے کہ اِس موجودہ انتظام کونسل کے سوا عوام الناس کے نزدیک ریاست کیواسطے اور کیا ہو سکتا تھا۔ جو کچھ ہوا بہت مناسب بہت اچھا بہت بہتر بہت انسب ہوا۔ سچ کہتا ہوں سچ جانیو گورنمنٹ کا یہہ ارادہ ہرگز نہیں کہ کشمیر کا الحاق کیا جائے بلکہ مہاراجہ صاحب کو اپنی رعایا کی بہبودی اور ملک کی آبادی اور سرسبزی کیطرف خیال کرکے کونسل اور گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کیونکہ گورنمنٹ نے اُنکے جہاز کو ڈوبتے ہوئے بچایا ورنہ ساذول سنگھ ایجنٹ منڈلیک دیوتا اور جیہو ر اور شیخ میران بخش نے تو اِس جہاز کے ڈبونے میں اپنی طرف سے کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا تھا۔ اور طوفان بے تمیزی کی بدولت لکھوکھا روپیہ اُڑا کر خزانہ خالی کر دیا +

ہمارے مہاراجہ صاحب تو ایک فرشتہ خصلت بے نفس انسان ہیں وہ تو دن رات عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔ اگر اُنکے مشاہیر لائق ہوتے تو گورنمنٹ کو یہہ انتظام کاہیکو کرنا پڑتا۔ اب انتظام موجودہ نے ملک کو آسودہ کر دیا ہی جس سے رعایائے کشمیر دن عید اور رات شب رات منا رہی ہی +

اے نادان وقائع نگارو اِس انتظام کے تغیر و تبدّل کا سودا دماغ سے دور کرو اور یہہ خیال خام ہی (نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی)۔ کیا ایجنٹ منڈلیک دیوتا یا دیوان لچھمن داس یا شیخ صاحب جو مہاراجہ صاحب کے معزز اہلکار کہلاتے ہیں اُنمیں سے کوئی اِس انتظام کو پورا کر سکے گا (نہیں ہرگز نہیں) پھر کسواسطے تم اپنا مغز خالی کرکے اخبارات کے کالم کے کالم سیاہ کرتے ہو۔ جو ہونا تھا ہو گیا۔ اس کائیں کائیں شائیں شائیں سے کیا ہو سکتا ہی ؎

خیال زلف بتاں میں نظیر پیٹا کر
گیا ہی سانپ نکل اب لکیر پیٹا کر

وزیر ہند

مختلف واقعات

بقول آفتاب پنجاب ۱۸ نومبر لاہور چیف کورٹ میں ایک عجیب مقدمہ پیش ہوا جسکی مفصل کیفیت یوں ہی کہ ایک نیک بخت کے نام بازو کا دعویٰ ایک طرف تو مسمّی عارف باشندہ ضلع جھنگ نے دایر کیا اور دوسری طرف مسمی اسمٰعیل باشندہ ضلع ملتان نے دونوں نے نکاح کے گواہ پیش کئے دونوں کے نکاح خوان مُلّاں صاحبان کلمے پڑھ پڑھ کر یہہ شہادت ادا کر گئے کہ میں نے مُدّعی اور مدعا علیہا کا نکاح پڑھایا دیگر گواہاں نے بھی اپنے اپنے فریق کی گواہی دی مختصر یہہ کہ ضلع جھنگ میں عارف نے صاحب جج کے محکمہ سے ڈگری حاصل کی اور اسمٰعیل کا دعویٰ خارج ہو گیا اُسنے اپنی اپیل چیف کورٹ تک پُہنچائی اسی اثنا میں اِس نیک بخت کا تیسرا اور ایک دعویدار مسمّی امیر پیدا ہو گیا۔ اُسنے کہا کہ عارف و اسمٰعیل دونوں جھوٹے ہیں یہہ خاتون عفت پناہ عصمت دستگاہ میری بی بی ہی سرکار تحقیقات کرے اور جسکا دعویٰ جھوٹ ثابت ہو اُسے کالے پانی پہنچائے۔ میاں امیر صاحب بھی عدالت ہائے ماتحت کو طے کرکے چیف کورٹ تک پُہنچ گئے چیف کورٹ کے منصف ججوں نے اپنا فیصلہ اِس تیسرے دعویدار امیر کے ہی حق میں صادر فرمایا امیر صاحب اخبار موصوف لکھتے ہیں کہ یہہ چودھویں صدی کے کارنامے ہیں کہ ایک مقدسہ عورت کو تین مختلف شوہر اپنی اپنی بیوی بتلاتے اور تینوں دعویدار ہیں اور حکام کو جھوٹی گواہیوں کے انسداد پر توجہ دلاتے ہیں۔ (نور افشاں) شاید اِس مقدسہ

عورت نے یہہ خیال کیا ہوگا جب مسلمانوں میں مرد کو تین چار بیویاں کر لینے کی اجازت ہو تو میں اگر تین شوہر کر لوں تو کچھ گناہ نہ ہوگا ✣

یکم نومبر کو چینہ پٹن میں ایک عجیب مقدمہ ہائیکورٹ کے روبرو پیش ہوا اپیونٹ ایک دیہاتی ہو جو بٹوں میں اپنی بہن کو جسکی ایک دوسرے شخص کے ساتھ شادی ہو چکی تھی بھگا لیجانے اور اُسکے ساتھ شادی کر لینے کا مجرم قرار پایا معلوم ہوا کہ جب ملزم اور اُسکی بہن کے خاوند نے جبکہ انکی شادی نہیں ہوئی تھی آپسمیں یہہ عہد و پیمان کیا تھا کہ وہ اپنی بہنیں جب بالغ ہو جائینگی چالیس چالیس روپیہ کی عوض بدل لینگے - چند سال بعد جب مستغیث کی بہن بڑی ہوئی تو ملزم کو چالیس روپیہ کی ادائگی پر بیاہ لینے کی اجازت ہوئی مگر جب ملزم کی بہن کے لئے مستغیث چالیس روپیہ لیکر ملزم کے گھر گیا اور لڑکی کا مطالبہ کیا تو ملزم نے نامنظور کیا - اسپر مستغیث نے لڑکی کے ساتھ خفیہ سازش کرکے اُسکے بھائی کی بلا رضامندی اُسکے ساتھ شادی کر لی جس سے موخر الذکر کو بہت رنج ہوا اور عداوت کی وجہ سے اپنی بہن کو چھوٹے بہانوں سے مستغیث کے مکان سے بھگا لایا اور آتے ہی اُس سے شادی کر لی - چونکہ مقدمہ صاف طور سے اُس کے خلاف ثابت ہوا - حضرت جیلخانہ کی ہوا کھانے کو بھیجے گئے - اور فیصلہ میں درج ہوا کہ ایسا عجیب مقدمہ پہلے کبھی اِس عدالت میں پیش نہیں ہوا تھا ✣

ایک نئی عجیب خبر نہ معلوم کس چنڈوخانہ سے اُڑی ہو کہ روسی عورتیں ہندوستان میں آکر ڈاکٹری کرینگی اور کر رہی ہیں اور یہہ لیڈی ڈاکٹر گھر گھر جا کر عورتوں اور لڑکوں کا دل انگریزی راج سے پھیر دینگی - صاحب عام کے بقول روسی عورتیں چاہے لاکھ چرپتر کھیلیں لیکن ہندوستان میں جبتک انگریز لوگ انصاف ایمان اور زمانہ کے موافق حکومت کرینگے تبتک کوئی خوف انگریزی حکومت کو نہیں ہو ✣

قصور کے تحصیلدار میر مظہر علی کے حملہ آور کو کہ سکھ کو صاحب ڈپٹی کمشنر لاہور نے قصور میں خود تشریف لا کر اثبات جرم اقدام قتل میں سات سال کی قید بامشقت معہ سہ ماہ قید تنہائی کی سزا کا حکم دیا تحصیلدار موصوف روبصحت ہیں ✣

جہلم میں ایک مسلمان لڑکی جو عیسائی ہو گئی ہو اُسکے وارثوں کو بعلت مداخلت بیجا عدالت مجسٹریٹ بہادر سے حسب ذیل سزا ہوئی - لڑکی کے باپ اور بھائی کو تین تین ماہ قید سخت ماموں کو دو ماہ قید - ہمشیرہ کو دس روپیہ جرمانہ ✣

موضع گوستی پور سے جو صوبہ گجرات میں واقع ہو نرسنگھ جی کی چاندی کی مورت چوری گئی اس مورت پر وہاں کے باشندگان ہنود کا بہت بڑا اعتقاد تھا ✣

وزیرآباد سٹیشن سے ایک کنسٹیبل ریلوے پولیس ایک یورپین گارڈ کے صندوق سے آٹھ روپیہ نقد چُرانے کے جُرم میں ایک ماہ قید سخت کا سزایاب ہوا ✣

بیٹھور علاقہ کانپور میں پولیس کی کوشش سے ایک بڑا گروہ قماربازوں کا گرفتار کیا گیا جنکی تعداد ۴۵ بیان کی گئی ہو اسمیں سب مہاجن ساہوکار اور معزز لوگ ہیں اور ایک انمیں آنریری مجسٹریٹ بھی ہیں - کوتوال صاحب نے انکی گرفتاری میں عجیب چالاکی سے کام لیا رضائی سے مُنہہ اور سر لپیٹ کر اسطرح مکان میں داخل ہو گئے کہ گویا یہہ بھی انھیں سے ایک ہیں اندر جاکر مجلس گرم پائی اور کھیل کو خوب جاری دیکھ کر رضائی پھینک دی پولیس والوں کو آواز دی اُنہوں نے آکر سب کو گرفتار کر لیا جو ضمانت پر رہا ہیں مقدمہ درپیش ہو ✣

جزایر بورنیو اور جاوا میں ایک بڑا بندر آدمی سے بہت مشابہ ہوتا ہو جسکی ایک کہانی سُنی گئی جس شخص نے اُسکو پال رکھا تھا اُسکے مکان میں آگ لگ گئی آدمی گھبراہٹ میں مال اسباب نکالنے کے فکر میں رہے اور ایک بچّہ جو اُوپر کمرہ میں جہاں بندر بھی تھا سوتا تھا کسیکو یاد نہ آیا اتفاقاً کسیکو اُس غریب بچّہ کا خیال آیا مگر کاٹھ کا زینہ تمام جل گیا تھا اور اُوپر کا کمرہ بھی آگ پکڑ گیا تھا اس مایوسی کی حالت میں بندر نے کھڑکی کھول کر اپنا ہاتھ باہر نکالا بچّہ اُسکی بغل میں تھا بندر اُس بچّہ کو حفاظت سے چھاتی لگائے ہوئے اُس بلند کمرے سے نیچے کود پڑا اور یوں اُسکی جان بچائی جو اب مارکوئیس آف کلڈیر کے معزز نام سے مشہور ہو ✣

سول اینڈ ملیٹری گزٹ کا کارسپانڈنٹ ستھرا شاہی فقیران لاہور کا یوں بیان کرتا ہو کہ ان فریبی فقیروں سے جو کسی دوکان سے بغیر کچھ لئے پیچھا نہیں چھوڑتے دوکاندار ہمیشہ ڈرتے رہتے ہیں - ابھی کا ذکر ہو کہ ایک ستھرا شاہی نے ایک سُنار کی دُکان پر آکر اپنی معمولی سخت سوالی سے پیسا مانگا لیکن سُنار نے ندیا تو ستھرا شاہی دوکان کے سامنے بیٹھ گیا اور اپنی تصنیف کردہ نظم میں سُنار کو گالیاں اور بُرا بھلا کہنے لگا - بیکار تماشائیوں کا ہجوم اکٹھا ہو گیا جس سے آمد و رفت میں ہرج واقع ہوا - دوسرے دوکانداروں نے پیچھا چھُڑانے کے لئے ستھرا شاہی کو اُس سُنار سے دس گنا زیادہ دینا چاہا مگر اُسنے ندیا جب وہ خرافات سُنانے سے تھک گیا تو اپنے کپڑوں کو جلانا شروع کیا جسپر بھی سُنار نے کچھ توجہ نہ کی تو اُسنے ایک چھری نکال کر جھوٹ موٹ اپنے پیٹ میں ماری اور کہا کہ اگر پیسا نہ دے تو میں ضرور چھُری کھا کر مر جاؤنگا - چار گھنٹہ تک یہہ ہی معاملہ رہا اس عرصہ میں ایک دیسی مجسٹریٹ کا گذر ہوا جنھوں نے شہر کے پولیس انسپکٹر کو بلانے بھیجا تو ستھرا شاہی رفوچکر ہو گیا - کارسپانڈنٹ کہتا ہو کہ لوکل حکام ان ستھرا شاہیوں سے دوکانداروں کو نجات دلانے پر توجہ کریں اور ایک حکم کی نظیر کا جو اودہ نارتھ وسٹ پراونس کے حکام نے حال میں اس بارہ میں نافذ فرمایا حوالہ دیتا ہو ✣

بمبئی میں ایک ہندو فریق جنکو دیودینا کہتے اُسکے لیڈنگ ممبروں نے شادی بیوگان کے رواج دینے میں معاہدہ کیا ہو کہ جو کوئی بیوہ سے شادی کرے ہم اُسکے ساتھ کھائیں پئیں گے اور ایسی تقریب میں بخوشی شریک

ہونگے اور حتی المقدور ایسی شادیوں کے معاون ہوکر کرنیوالوں کی ہمت وجرأت بڑھائینگے اس خبر کو سُنکر بقول سول اینڈ ملیٹری گزٹ اُن ہندوؤں کو جو شادی بیوگان کے مخالف ہیں بڑا رنج ہوگا +

امیر کابل نے اپنے محل میں برقی روشنی کا انتظام کیا ہی اُنہوں نے نہ صرف یہہ محل نیا بنایا بلکہ کسیقدر کابل کو نو تعمیر کیا ہی - بقول سول اینڈ ملیٹری گزٹ عبدالرحمن متعصب محمدی نہیں ہیں لہذا اُن رفاہ عام باتوں کو جو وحشی افغانوں کو معلوم نہ تھیں جاری کرتے ہیں ہم کو زیادہ خوشی ہوا اگر وہ ایک لاکھ ساٹھ ہزار پونڈ جو انڈیا گورنمنٹ سے بطور امداد لیتے ہیں لینا چھوڑ دیں کہ یہہ روپیہ گورنمنٹ کا نہیں بلکہ ہندوستان کی غریب اور ٹکس زدہ رعایا کا ہی - امیر کی عمر اب اٹھاون برس کی ہی - وہ روسیوں کے حالات سے بخوبی آگاہ ہیں کیونکہ وہ ۱۸۶۸ء سے ۱۸۷۹ء تک اُن میں پناہ گزین رہ کر تین ہزار پونڈ سالیانہ وظیفہ پاتے رہے ہیں +

پرتگال میں یہہ مشہور ہی کہ شہنشاہ کا تخت سے اُتارا جانا یقینی امر ہی اور پرتگال کے لوگوں کی شہنشاہ کے ساتھ ہمدردی ہی +

کلکتہ ۱۹ نومبر - کل رات ایک ریوے ملازم نے دو خون کرنیکا اقدام کیا - یہہ شخص گھر کو بہت رات گذرے واپس آیا اور شراب کے نشہ میں مدہوش تھا - اُسکو اپنی بیوی کی ایمانداری کی نسبت شک ہوا - اور تلوار اور سنگین لیکر اسکے پیچھے پڑ گیا - اُسکی جورو نے پولیس سے مدد حاصل کی - اس پر ملزم نے جسکا نام کرسٹی ہی اپنے آپ کو کمرہ میں بند کر دیا اور جب اسکی عورت اور بچوں نے مکان سے بھاگنے کی کوشش کی - تو انپر بندوق سر کی مگر خوش قسمتی سے نشانہ چوک گیا +

پولیس نے معہ مسٹر لبرٹ ڈپٹی کمشنر و انسپکٹر ڈویزن کے مکان کا محاصرہ کر لیا - اور بعد ایک مقابلہ کے جس میں صاحب انسپکٹر پر بھی بندوق سے وار ہوا کرسٹی گرفتار ہو کے عدالت کے پیش کیا گیا +

راجپوتانہ گزٹ ناقل ہی کہ آج کل درگاہ خواجہ صاحب کی حالت قابل افسوس ہی - من ترا قاضی بگویم تو مرا حاجی بگو والا معاملہ ہو رہا ہی +

ٹانڈو گڈہ نگرہ میں ۱۲ نومبر ۱۸۹۹ء بوقت صبح ۸ بجے پر پانچ منٹ گئے تھے کہ ایک زلزلہ آیا اُسکی آواز بادل کی گرج کی مانند تھی پہاڑوں کے اندر بڑی ہولناک آواز تھی کیواڑ اور مکانات کے اندر سب تھر تھر کرتا تھا - لوگ بہت ڈر گئے اور خدا کو یاد کرنے لگے - (نورافشاں) ایسے ہی وقت میں لوگ خدا کو یاد کرتے اور بوقت امن بھول جاتے کاش اُس آنیوالے کو جسکی آمد کے نشانوں میں سے زلزلہ بھی ایک نشان ہی سب ہر وقت یاد رکھیں +

کھراڑی آبو روڈ بازار میں لب سڑک کوئی بدکار عورت بیرحم ایک بچہ سات ماہہ گرا کر ریت میں دبا گئی - تحقیقات سے کچھ پتہ نشان نہیں لگا - (نورافشاں) کاش شادی بیوگان کی رسم اہل ہنود و اسلام میں جلد جاری ہو کہ ایسے قبیح جرائم کا انسداد ہو +

اجمیر کا ایک انگریزی اخبار راجپوتانہ ہرلڈ بقول راجپوتانہ گزٹ بند ہو گیا +

نیچ میں بقول نامہ نگار صاحب گنگا دین قوم نائی ایک سو ترسٹھ ۱۶۳ برس کی عمر کا ایسا طاقت ور ہی کہ ۲۵ سالہ جوان کو طمانچہ مارے تو مر جائے معلوم نہیں یہہ بات کہاں تک صحیح ہی - وہاں ایک دھوبی کی عورت کو ایک مہینے سے بھوت چڑھا ہوا ہی اُسکے فوت ہونے والوں کی روٹی خوب چل رہی ہی - دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اُسکو برین فیور ہی - جسکی وجہ سے وہ ادھر اُدھر کی ہانکا کرتی ہی +

جہلم سُنا گیا ہی کہ ایک بالغ عورت قوم نان بائی کے نکاح کی تجویز اُسکے باپ نے کی جب دو تین اشٹامپ طرفین سے لکھے جا چکے اور ایجاب قبول کا وقت ہوا تو جس کوٹھری میں وہ عورت تھی وہاں جا کر دیکھا تو وہ ندارد ہی معلوم ہوا کہ وہ عورت اس سے پہلے ہی چوکی پولیس میں انکار نکاح کی رپورٹ درج کرا کر دوسرے گھر میں جا بیٹھی ہی +

دھرم جیون ۱۷ نومبر میں بابو نرائن سنگھ وکیل امرتسر اس امر کی استدعا کرتے ہیں کہ کچھ عرصہ سے آریہ سماجیوں نے یہہ تجویز کی ہی کہ پنڈت دیانند کے حالات بطور سوانح عمری لکھے جائیں اور اس کام کیواسطے پنڈت لیکھرام نامی ایک شخص کو شہر بشہر پھرانا شروع کیا ہی چونکہ پنڈت دیانند نے خود اپنی سوانح عمری میں راست راست حالات کو حکمت عملی سے ظاہر نہیں کیا - پس امید نہیں کہ اُن کے چیلے صاحبان اُنکے وہ حالات ظاہر کریں جو اُنکے مخالف ہیں - اسلئے میں تمام دھرم سبھاؤں اور ہند و سبھاؤں سنگھ سبھاؤں اور برہمو سماجوں وغیرہ سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ پنڈت دیانند کے اُن حالات سے مجھے اطلاع دیں کہ جو اُنکی چالبازی و ٹگہ بازی مارپیٹ اور طرح طرح کی مطلب سازی وغیرہ سے تعلق رکھتے ہوں اگر بیڈ جواب دینا مناسب نہ ہو تو بیرنگ چٹھیاں ہی روانہ کر سکتے ہیں +

سول اینڈ ملیٹری گزٹ ۲۱ نومبر لکھتا ہی - کہ شادی بیوگان کے بارہ میں اُن لوگوں کو جو اُسکے معاون اور خواہاں ہیں دُوگنی اخلاقی ہمت و جرأت کی ضرورت ہی درحالیکہ مخالف پارٹی زورآور ہی

دہلی میں چھپے ہوئے اشتہار چسپان کئے گئے ہیں کہ قرآن سے ثابت ہی کہ خدا نے قرآن میں جھوٹ بولا ہی - اس سے تفسیر حقانی کے مصنف کی اُس تحریر کی تصدیق و تائید ہو گئی کہ خدا نے قرآن کی بیشمار آئتیں جان بوجھکر جھوٹ فرمائی ہیں +

ہائی کورٹ الہ آباد میں ۲ نومبر کو مقلدین اور غیر مقلدین میرٹھ کے ایک مقدمہ کا فیصلہ ہوا - ہائیکورٹ نے بالاتفاق یہہ فیصلہ کیا کہ ہر ایک مسجد میں جو حنفیوں کی تعمیر کی ہوئی ہو غیر مقلدین اور مقلدین نماز پڑھ سکتے

ہیں۔ آمین بالجہر کہنے والوں یا رفع الیدین کرنیوالوں کو عدالت کسی مسجد میں نماز ادا کرنے سے منع نہیں کرسکتی کیونکہ شرع حنفیہ میں اُسکے کرنے اور نہ کرنے کی بابت کوئی خاص تصریح نہیں ہے + میٹری گزٹ

الہ آباد دریخ مکھی مہادیو کے مندر میں ایک باباجی جو اعلیٰ ذات کے ہندوں سے اپنے پاؤں پجواتے تھے۔ جب تحقیقات کی گئی تو آخرش ذات کے چمار ثابت ہوئے اور جب یہہ بھید کھلا تو چمار بابا صاحب رفوچکر ہوگئے آجکل ہزاروں چمار ڈوم وغیرہ بیراگی سنیاسی اوداسی سادھوں کے بھیس میں چھتری اور برہمنوں سے بھی اپنے پاؤں پجواتے پھرتے ہیں۔ اہل ہنود بڑے سادھو پرست لوگ ہیں +

لاہور میں مقلّدین اور غیر مقلّدین عُلمار میں مباحثہ ہورہا ہے۔ اہل اسلام میں تشویش ہے ایک دوسرے کو کافر کہنے پر جھگڑا ہورہا ہے +

کلکتہ میں مرشدآباد کے آسول جینیوں کا اس غرض سے اجتماع ہوا کہ رائے بدھ سنگھ بدھوریا اور اُنکے لواحقان کو جو ولائت میں ہو آئے ہیں اپنی ذات میں رکھنے کی بابت فیصلہ کریں۔ یہہ بات قرار پائی کہ چونکہ اِن صاحبان نے انگریزی ہوٹلوں میں خورد و نوش کیا ہے اُنکی ضیافت قبول نہ کرنی چاہیئے اور اس بارہ میں اِن کی برادری کے اور اَوُر فریق کی رائے بھی دریافت کرنی چاہیئے +

کوہ نور سے بھی بڑا ہیرا کیپ کالونی میں دستیاب ہوا ہے۔ یہہ وزن میں ۱۸۰ گیرٹ ہے۔ اور ۳۰ لاکھ شلنگ اسکی قیمت لگائی گئی ہے۔ اب پیرس کی نمائش گاہ میں موجود ہے +

اسٹنڈرڈ اور ڈیلی نیوز اخبارات لنڈن کے نامہ نگار بلگریڈ پایہ تخت سرویہ میں گرفتار کئے گئے اور وہاں سے ملک بدر کئے گئے +

مختلف مُلکوں اور شہروں کی خبریں

بڑودہ میں ایک فیلخانہ کی چھت پر پانسو آدمی جمع تھے کہ چھت پھٹ پڑی چوبیس مجروح ہوئے اور ایک مرا +

کلکتہ میں فیصلہ جوری کے خلاف ایک مسلمان کو پھانسی کا حکم دیا گیا جوری نے اُسکو پھانسی کا سزاوار نہ ٹھہرایا تھا +

کلکتہ یونیورسٹی سے پرنس وکٹر کو ایل ایل ڈی کی ڈگری ملیگی +

مسٹر بریڈلا پھر سخت بیمار ہوگئے بستر سے نہیں اُٹھ سکتے

شہنشاہ جرمن نے روم سے لوٹ کر شاہ اٹلی و آسٹریا سے ملاقات کی +

حضور وایسرائے نے ۸ تاریخ نومبر کو ٹھُوں میں دریائے کورم کے پُل کا افتتاح کیا +

دریائے چناب کا پُل ریلوے یکم جنوری کو پرنس وکٹر کھولینگے +

تانیتا بھیل کی سوانح عمری ایک بنگالی پولیس افسر نے تیار کی ہے +

تانیتا بھیل کی ہزاروں تصویریں فروخت ہوئی ہیں +

۱۸۸۷ء میں ۸ کروڑ باسٹھ لاکھ ستّاون ہزار آٹھ سو روپیہ کے گیہوں ہندوستان سے انگلستان کو بھیجے گئے +

جرمنی و آسٹریا نے منظور کرلیا کہ پرنس فرڈیننڈ والی بلگیریا نہ رہے +

میکسیکو کے گورنر جنرل کو ایک پاگل نے خنجر سے قتل کرڈالا +

شاہ پرتگال کی وفات کا باعث تمباکو بکثرت پینا بیان کیا گیا +

نیشنل کانگرس کی معاونت و مخالفت میں آج کل جابجا پُرزور جلسے ہورہے ہیں +

روم کے اضلاع بلقان میں فساد کی آگ بھڑکتی ہے +

فرانس ۱۳ لاکھ فوج جنگ کے لئے آراستہ پیش کرسکتا ہے +

چمن کے متصل جس افغان نے دو انگریزوں کو مار ڈالا تھا گرفتار ہوگیا +

سلطان روم راضی ہیں کہ انگلستان مصر کو خالی نکرے مگر ٹرکی افسری مصر پر قائم رہے +

زنجبار میں ڈاکٹر پٹرس اور اُنکے ہمراہی ستمبر گذشتہ میں مساعی نام ایک عرب رئیس کے ہاتھ سے قتل ہوئے +

کانپور میں صاحب ڈپٹی کلکٹر کے گھر میں ۳ سو روپیہ کی چوری ہوئی +

پانیر افسوس کرتا ہے کہ مسٹر ٹیمن ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ آگرہ پولیس ۱۶ نومبر کو گھوڑے سے گر کر جان بحق ہوئے +

لاہور میں ۲۰ نومبر کو شام کے ۶ بجے بابو پرتاپ چندر موزومدر نے ایک عمدہ لکچر انگریزی میں اس مضمون پر دیا کہ مسیح عیسیٰ ہندوستانی نوجوانی کا رہنما ہے +

مسٹر ڈبلیو ہنٹر نے ولائت میں بیان کیا کہ ہندوستان میں مشن کا کام نہائت قیمتی فوائد پہنچارہا ہے +

کلکتہ میں ایک انگریزی دائی کو اس جرم پر کہ اُسنے بچہ کو تھپیڑ مار کر چپ کرایا تھا دس روپیہ جرمانہ ہوا +

روم کے برابر شہنشاہ جرمنی کیخاطر کسی سلطنت یورپ میں نہیں ہوئی +

تانیتا بھیل کا اپیل صاحب جوڈیشل کمشنر نے نامنظور کیا۔ اور پھانسی کی سزا بحال رہی +

لنڈن ۱۹۔ نومبر ایک شخص آرمین نامی نے مسٹر برسٹو کونٹی کورٹ جج کے فیصلہ سے ناراض ہوکر جج کی پشت پر مہلک گولی ماری اور فوراً مجرم گرفتار ہوا +

سری نگر میں چیچک کا بڑا زور ہے +

روئداد جلسہ معمولی میونسپل کمیٹی لودیانہ

شہزادہ محمد نادر صاحب پریزیڈنٹ - بالورائے ٹبرودا وائس پریزیڈنٹ - ماسٹر مولراج صاحب - مسٹر ایم دائی صاحب - سید سردار علی صاحب - لالہ منسارام صاحب لالہ سالگ رام صاحب - لالہ گوپی مل صاحب - چودھری علی بخش صاحب - لالہ منسا رام صاحب - منشی وجیہ الدین صاحب - مولوی محمد حسن صاحب - چودھری کندن سنگھ صاحب - منشی محمد بخش صاحب - سردار علی محمد خان صاحب منشی رحیم بخش صاحب - ڈاکٹر بھگوان داس صاحب ممبران - واقعہ ۳۰ ستمبر ۱۸۸۹ء -

نمبر ا تخمینہ جات جو براد منظوری کمیٹی میں پیش ہوئے - (اول) تخمینہ مرمت چوکٹہ نالی بازار پنساریاں بذریعہ چادر آہنی تعداد عہ - تجویز ہوئی کہ اسٹیمیٹ عہ منظور کیا جاوے - (دوم) تخمینہ فرش گردچاہ محلہ موجپورہ بہ تعداد ہے - تجویز ہوئی اسٹیمیٹ تعدادی ہے منظور ہی کیا جاوے (سوم) تخمینہ مرمت پردہ ہائے پاخانجات بہ تعداد ہے - تجویز ہوئی کہ اسٹیمیٹ تعدادی ہے منظور ہی کیا جاوے (چہارم) تخمینہ مرمت جنگلہ چوبی متصل ڈاک بنگلہ معہ مرمت سڑک تعدادی ۴۲ہ رپورٹ اہلمد کہ سرمایہ میونسپل میں روپیہ نہیں ایسی کام ملتوی فرمائے جاویں وحکم صاحب پریزیڈنٹ کہ یہہ کام ضروری ہی - منظوری اسکی کمیٹی سے حاصل کی جاوے - تجویز ہوئی کہ اسپر ایک قسم کی سبزی لگائی جاوے مالی باغ اسکے لگانیکا ذمہ دار ہوگا (پنجم) نالی لکڑ بازار متصل مکان ستارچو کشمیری تعدادی عہ رپورٹ اہلمد کہ سرمایہ میونسپل میں روپیہ نہیں رہا اور تعمیر نالیات بذریعہ صاحب انجنیر ہورہی ہی ایسے کام ملتوی فرمائے جاویں - حکم صاحب پریزیڈنٹ کہ اگر نالی میں گڑھا رہا تو عفونت رہیگی منظوری کمیٹی سے حاصل کری جاوے - تجویز ہوئی کہ اسٹیمیٹ تعدادی عہ منظور کئے جاویں - نمبر ۲ روبکار جناب صاحب سول سرجن بہادر مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۸۸۹ء مشعر اطلاع آمد لاگ ٹیکا بغرض طلب امداد فراہمی اطفال براد منظوری خرچ لاگ ٹیکا معہ رپورٹ تحصیلدار چونگی بحقوق بالا تجویز ہوئی کہ رپورٹ تحصیلدار چونگی منظور کی جاوے مطابق اسکے احکام جاری ہوں - نمبر ۳ رپورٹ سب کمیٹی صفائی بحوالہ رزولیوشن نمبر ۲ مورخہ ۱۱ مئی ۱۸۸۹ء بجواب اعتراضانہ صاحب کمشنر بہادر حفظان صحت پنجاب مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۸۹ء تجویز ہوئی کہ جواب چٹھی صاحب کمشنر بہادر حفظان صحت پنجاب کا حسب منشار رپورٹ سب کمیٹی دیا جاوے اور صفائی تالاب کے بارہ میں آئندہ جلسہ میں پھر کاغذات پیش ہوں - نمبر ۴ روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ مورخہ ۴ - ۲ - اگست ۱۸۸۹ء بمقدمہ مسماۃ گشند بوبی سایلہ بنام راجمیداس بدرخواست نگرانی حکم میونسپل زیر دفعہ ۱۴۷ کہ حکم ۱۶ - مئی ۱۸۸۹ء کی منظوری کمیٹی سے حاصل کرنی چاہیے - کثرت رائے سے تجویز ہوئی کہ رائے صاحب پریزیڈنٹ مورخہ ۱۶ - مئی ۱۸۸۹ء منظور کری جاوے - نمبر ۵ رپورٹ اہلمد صدر بدرخواست منظوری انتقال صہ ارکار ہائے نادیدہ ولمعہ تعمیر مدرسہ کل صہلہ بصیغہ واپسی بسبب کمی بجٹ واپسی - تجویز ہوئی کہ انتقال رقم صہلہ کا منظور کیا جاوے اور زبانی اہلمد نے عرض کری کہ روپیہ صیغہ واپسی میں علاوہ رقم بالا کے اور کسی رقم کلان کا کسی دوسرے صیغہ سے انتقال کیا جاوے اسلئے ایک سب کمیٹی حسب ذیل ممبر صاحبان مقرر ہوکر بجٹ خرچ کو دیکھکر رپورٹ کریں - ماسٹر مولراج صاحب مسٹر ایم وائی صاحب - مولوی محمد حسن صاحب - لالہ سالگ رام صاحب - سید سردار علی صاحب - نمبر ۶ رزولیوشن نمبر ا مورخہ ۲۶ - اگست ۱۸۸۹ء مثبتہ حکم صاحب پریزیڈنٹ نسبت انتظام و کارروائی میونسپل معہ رپورٹ چودھری کندن سنگھ صاحب مشعر اسکے کہ نہالا خاکروب کو جو ملنے رخصت عوض لیکر دی وہ بموجب قاعدہ کمیٹی ہی معہ حکم جناب صاحب پریزیڈنٹ مشعر اسکے وہ قواعد جنکا حوالہ چودھری کندن سنگھ صاحب دیتے ہیں اسوقت تک نافذ تھی جبتک کہ قواعد زیر دفعہ ۲۴ - ایکٹ ۱۳ ۱۸۸۴ء گورنمنٹ سے منظور ہوکر نہیں آئی تھی انکے آنے پر وہ قواعد جو کمیٹی نے محض کارروائی چلانے کی غرض سے عارضی طور سے جاری کئے تھے بے اثر ہوگئے - تجویز ہوئی کہ کمیٹی مناسب خیال کرتی ہی چپراسیان صیغہ صفائی کی تبدیلی اسبارہ میں کافی ہی صاحب پریزیڈنٹ ہر سہ ماہ بعد تبدیلی چپراسیان مذکورہ بالا ایک حلقہ سے دوسرے حلقجات میں خود کردیا کریں اور درخواست چودھری کندن سنگھ صاحب کے بارہ میں جاروب کش صفائی کا خیال ہی قواعد جو زیر دفعہ ۲۴ حال میں منظور ہوئی ہی انکی طرف رہا چودھری کندن سنگھ صاحب کو قواعد سابقہ مرتبہ کمیٹی یاد تھی کیونکہ قواعد منظور شدہ جدید جلسہ کمیٹی میں آجتک پیش نہیں ہوئی اسلئے کسی ممبر صاحب کو پاس ہونے قواعد کا حال معلوم نہیں ہی مناسب ہی کہ ایک ایک نقل قواعد مرتبہ حال کی ہر ایک ممبر صاحب کے پاس بھیجی جاوے اور کاغذات داخل دفتر ہوں - نمبر ۷ رزولیوشن نمبر ۱۱ مورخہ ۲۶ - اگست ۱۸۸۹ء ٹھہری رپورٹ سید سردار علی نسبت تجویز سب کمیٹی ہائے جہتہ کارروائی ہائے مختلف - تجویز ہوئی کہ چونکہ پہلے سے سات سب کمیٹی حلقہ وار مقرر تھی اور لعہ ممبر صاحبان اس کمیٹی میں سوائے صاحب پریزیڈنٹ کے مقرر ہیں مناسب ہی ہر ایک سب کمیٹی میں تین تین ممبر مساوی تجویز کرے جاویں اور ہر سب کمیٹی کو صاحب پریزیڈنٹ ہر سہ ماہ کے بعد ایک حلقہ سے دوسرے حلقہ میں تبدیل کردیا کریں اسصورت میں کسی ممبر صاحب پر زیادہ بار کام کا نہ پڑیگا - کارروائی کمیٹی کی بخوبی انتظام ہوگی - (باقی آئندہ)

غزل

مطلعِ نور ہی ہر شعر درخشاں اپنا
شعلۂ طور ہی ہر مصرعۂ تاباں اپنا

وصف اُس نورِ حقیقی کا جو کرتا ہی رقم
شاخِ تنویر ہی یہہ کلک غلستاں اپنا

تختۂ دل میں شگفتہ ہی گل حُبّ مسیح
باغِ فردوس بنا کلبۂ احزاں اپنا

مرض الموت کا دنیا میں نہ تھا کوئی علاج
نہ ملا کوئی طبیب اور نہ درماں اپنا

قم باذنی کی صدا حب لبِ عیسیٰ سے سُنی
زندہ اک دم میں ہوا قالبِ بیجاں اپنا

کام کیا تائبِ صادق کو ریاسے اے شیخ
چاک کر دل کو نہ کر چاک گریباں اپنا

ہو نہ گردیدہ بجُز عشقِ مسیحا ہرگز
کون دنیا میں ہی مونسِ دلِ ناداں اپنا

دشتِ غربت میں درندوں سے نہ خائف ہو سیفر
کیا تردّد ہی جب عیسیٰ ہی نگہباں اپنا

مخدومی مکرمی صاحب اڈیٹر نور افشاں زاد مجدکم
تسلیم بعد تعظیم - آپکا اخبار مطبوعہ ۷ نومبر ۱۸۹۵ء کی شام کو مس صاحبہ سے ملا - محمد یعقوب علی صاحب متعلم ہائی سکول لودیانہ کے سوال پر نظر پڑی - لہذا اُسکے جواب میں چند سطریں اس سبب سے کہ آپکو لائق اور نالائق دونوں کیلحاظ منظور ہی لکھتا ہوں - اور نیز مجھے یقین ہی کہ آپ اس سادہ جواب کو ہرگز پسند نہ فرماوینگے تو بھی آپ ہی پر چھوڑ دیتا ہوں جیسا مناسب جانئے کیجئے +

جواب حکمائے متاخرین کا خیال تھا کہ زمین ساکن اور آسمان متحرک ہی بدیں سبب یہہ نام رکھے گئے مگر یونان میں ایک حکیم تھا کہ جسکا نام انگریزی میں پیتھاگورس اور یونانی زبان میں فیثاغورث کہتے تھے اُسنے یہہ تجویز کیا - کہ زمین متحرک اور آسمان ساکن ہی اور ۲۴ یوم اور کچھ گھنٹوں میں زمین اُسکے چاروں طرف گھوم جاتی ہی چنانچہ تمام اہل یورپ وغیرہ نے تسلیم تو کر لیا کہ زمین سورج کے گرد گھومتی ہی اور آسمان ایک ہی مقام پر رہتا ہی مگر ان لفظوں کو تبدیل نہیں کیا اسواسطے آجتک وہی لفظ مستعمل ہیں پس اس سبب سے زمین کو آسمان اور آسمان کو زمین نہیں کہہ سکتے ہیں - زیادہ نیاز

آپکا خادم سیّد نظام الدین مسیحی منشی زنانہ مشن فیض آباد

قریبًا ایسا ہی جواب سوال مذکور کا محمد اکبر طالب علم پنجم ہائے چرچ مشن اسکول ملتان کا بھی ہی +

گر نہ بیند بروز شپّرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

بعض طبیعات والوں کی فسادنظری سے آسمان کو زمین اور زمین کو آسمان نہیں کہہ سکتے دراصل آسمان اور زمین کے لفظی معنے صحیح اور درست ہیں آجتک کبھی اُنمیں کچھ تکرار واقع نہیں ہوا اگر بعض لوگ اپنی فسادنظری سے حرکت زمین کے قائل ہوئے ہیں لیکن انکے پاس کوئی دلیل† دربارہ اثبات حرکت زمین موجود نہیں اگر موجود ہو تو اُنکے تابعین کو پیش کرنا چاہئے - ورنہ تقلید وہی کو چھوڑ دیں +

حکیم محمد امیر خان از قصبہ شاہ آباد
ضلع انبالہ

اشتہار

چھوٹے ٹھیکیداران کو اطلاع دیجاتی ہی کہ کام کھدائی سرسہ برانچ ڈویزن نہر جمن غربی کا شروع ہو گیا ہی - اور نرخ اچھا دیا جاویگا - چونکہ چھوٹے ٹھیکیداران کی معہ اُنکے مزدوروں کے ضرورت ہی - اسواسطے یہہ اشتہار دیا جاتا ہی کہ اگر کسی شخص کو ٹھیکہ لینا منظور ہو تو بمقام کرنال خدمت میں صاحب اگزکٹو انجنیر بہادر سرسہ برانچ ڈویزن نہر جمن غربی کے حاضر ہوکر درخواست کرے +

دستخط

صاحب اگزکٹو انجنیر بہادر سرسہ برانچ ڈویزن نہر جمن غربی بمقام کرنال

لودیانہ

سردی خوب چمک گئی ہی بخار وغیرہ کی بھی کچھ شکایت اب نہیں ہی - سُنا گیا کہ اُس بنیاں کو جسنے تلسی کی شادی سالگرام کی مورت سے کرنے میں زر کثیر صرف کیا اُسکے ہم قوم وہمسایہ لوگوں نے بڑی ملامت کی کیونکہ اُسکے بھائی کی جوان دختر ابھی ایک کنواری لڑکی موجود ہی اگر ایک بیجان پتھر کے بدلے اُسکی شادی کر دیتا تو کیا ہی عمدہ بات ہوتی مگر برہمنوں کے دام میں پھنسے پیچھے اُس کا سلجھنا مشکل تھا +

پیارے لعل صاحب انسپکٹر مدارس حلقہ کی آمد آمد تو بیچارے مدرسوں کو تشویش کا باعث ہو رہی ہی دیکھئے کسکی ترقی اور کسکا تنزل کسکی لیاقت اور کسکی نالائقی زیر قلم ہوتی ہی اور اُدھر طالب علموں نے روزانہ سبق کو بالائے طاق رکھ کر رات کے دو دو تین تین بجے تک آموختہ ہی کو رٹنے سے کام رکھا ہی اور

---

* **نوٹ** یہہ مصنف کی تعلّی مقبول نہیں ہی کیونکہ اُنکے قلم سے جو کچھ تحریر ہوا ہی کسی فانی مخلوق کی تعریف و توصیف میں نہیں بلکہ نور حقیقی خداوند مسیح کی تعریف میں ہی -

* **نوٹ** یہہ عربی لفظ ہی جسکے معنی ہیں اُٹھ میرے حکم سے بعض اہل اسلام کہتے ہیں کہ مسیح مردہ کو زندہ کرتے وقت یہی فرمایا کرتے تھے قم باذن اللّٰہ لیکن یہہ محض تعصب کی بات اور اُسکی الوہیت کو رد کرنیکے لئے ہی ورنہ کلام اللہ میں صاف لکھا ہی دیکھو لوقا ۷ باب ۱۴ - مرقس ۵ باب ۴۱ - یوحنا ۱۱ باب ۴۳ - آیت

† (نور افشاں) اگر کوئی اس بارہ میں مختصر دلائل لکھے تو درج نور افشاں کئے جاوینگے -

امریکن مشن پریس لودیانہ